فکرِ دینی مدارس

حضرت مولانا محمد عبدالقادر ڈیروی مدظلہم

عالم کفر اور مسلمان کہلانے والے ان کے ہم نوا تنفیذ نظام اسلامی کے راستے میں اگر بہت بڑی رکاوٹ ہیں تو عامۃ الناس کے ایمان وایقان، اعمال وعبادات، معاشرت اسلامی کے تحفظ کیلئے بہترین نعم البدل مدارس دینیہ کی وسعت ہے۔ اسلامی معاشرے میں حتی المقدور مدارس دینیہ کے قیام کی زیادہ سے زیادہ کوششیں کی جائیں اور ان میں تیزی لائی جائے اور انہیں باہم منظم کیا جائے۔

ایک مدرسہ دوسرے مدرسے کی تاسیس کو اپنے کام میں بہترین معاونت یقین کرے اور دل سے اسے برداشت بھی کرے۔ نیا مدرسہ بنانے والوں کی حوصلہ افزائی اور دِل کی گہرائیوں سے ان کا احترام کرے۔ ہمیں یقین ہے کہ سنجیدہ ومتین اور دین کا دَرد رکھنے والا طبقہ آخرت کی کامیابی اور فلاح کیلئے اس پر ہمدردی سے ضرور غور وفکر فرمائے گا۔ بفضل تعالیٰ اپنے حصہ کی ذمہ داری بھی ضرور پوری کرے گا۔ ذیل میں چھ نکات پر مشتمل کچھ معروضات پیش کی جارہی ہیں:

۱...... مالی وسعت رکھنے والے حضرات اپنے حلال کے سرمایہ سے اپنی زیرِ نگرانی اور زیرِ سرپرستی دینی مدارس قائم کریں جس میں ابتدائی طور پر کم از کم تین شعبے ضروری ہیں: حفظ، ناظرہ، تجوید۔

۲...... مسلمانوں کا وہ متوسط طبقہ جسے اللہ تعالیٰ نے گزر بسر کیلئے سب کچھ دے رکھا ہے وہ مدارس دینیہ کے ساتھ اپنی حیثیت کے مطابق دامے، درمے، سخنے تعاون کریں۔ ایسا بالکل نہیں ہونا چاہیے کہ سو روپے کے سگریٹ پئیں اور ایک روپیہ اللہ پاک کے راستے مدرسہ کو دیں۔ یہ اللہ رب العزت کی عظمت کے بھی خلاف ہے اور دینی حمیت وغیرت بھی اس کی اجازت نہیں دیتی۔

۳...... اس سے کم حیثیت کے لوگ اپنے کسی قریبی مدرسہ کے کسی یتیم اور غریب بچہ یا مدرسہ بنات کی بچی

یا دونوں کی تکمیل تعلیم تک کی کفالت قبول کرلیں اس کی خوراک، لباس اور عمومی خرچہ جو عموماً اپنے بچوں کو جیب خرچ دیتے ہیں وہ ان بچے، بچی کو بھی دیں۔

۴......ان تین درجوں میں سے اگر کسی درجہ میں بھی حصہ لینے کی توفیق نہیں ہے تو پھر عوام الناس میں مدرسہ بنانے کی ترغیب اور دعوت دیں۔ دینی مدرسہ کے دنیوی و اخروی منافع، برکات و اثرات دینی تعلیم و دینی مدرسہ کی عظمت وضرورت اوراہمیت کو بیان کریں۔

۵......اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو اپنی خصوصی و عمومی دعاؤں میں مدارس دینیہ کے اجرا، احیا اور بقا کیلئے دعا کریں۔ رورو کر اللہ پاک سے مدارس دینیہ کی خیر مانگیں۔

۶......اگر اتنا بھی نہ ہو سکے تو اللہ رب العزت سے حیا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے ہاں حاضری اور جواب دہی کا یقین کر کے دینی مدارس کی کم از کم مخالفت تو نہ کریں۔ عالم کفر کے دین دشمنوں کا ساتھ تو نہ دیں، ان کے ہمنوا تو نہ بنیں۔ دینی مدارس کی کسی بھی شکل میں مخالفت یا اسے نقصان پہنچانا قہرِ خداوندی سے تصادم ہے۔ بدنصیبی، شقاوت قلبی کی انتہاء اور دارین کی رسوائُن صورت ہے ایسے لوگ بھیانک انجام کی زد میں ہیں۔

بحثیت مسلمان آپ سب کو یہ سب کچھ تسلیم ہے۔ حق تعالیٰ جل مجدہ نے آپ کو اشرف المخلوقات میں پیدا فرما کر قیمتی متاعِ حیات تفویض کر کے اور اسلام جیسی عظیم نعمتِ لازوال سے نوازا ہے۔ مال اور دولت دینی وجاہت اور مختلف وسائل و مناصب عطا فرمائے اور اس سے بھی کسی کو انکار نہیں کہ عنقریب ایسا وقت آنے والا ہے مال اور اقتدار ہوگا لیکن خود انسان نہ ہوگا۔ یا بعض اوقات زندگی میں ایسی صورت پیدا ہو جاتی ہے کہ مال نہیں ہوتا اور انسان ہوتا ہے۔ کافی وقت سے ہم سب نے ان دو صورتوں میں اپنے آپ کو معلق رکھا ہوا ہے۔ بہتر ہوگا اگر اخروی حوالے سے ہم ان دو صورتوں سے نکلنے کی کوشش کریں۔ اگر چہ شریعتِ اسلامیہ میں نکلنے کی بہت سی صورتیں ہیں لیکن ایک جامع صورت ذیل کی سطور میں مرقوم ہے۔ اگر شفقت فرما کر اس پر ہمدردانہ غور فرمائیں۔

مستعارِ زندگی کے موجودہ ایام کا لازمی تقاضا یہ ہے کہ یہ ایام رجوع الی اللہ، ذکر وفکر، دعا اور عبادت میں گزریں اور وہ گھڑیاں یقیناً زندگی کا حاصل ہوں گی جو یادِ الٰہی اور دین متین کی خدمت میں گزریں گی۔ پہلے بھی درخواست کی تھی کہ آپ اپنی سرپرستی میں ایک مستقل دینی ادارہ کھولیں۔ اللہ تعالیٰ کا ایک حسین گھر یعنی مسجد شریف تعمیر کریں۔ دینی مدرسہ کی تاسیس یہ اللہ تعالیٰ کی ایسی انوکھی اور امتیازی عبادت اور نیکی ہے جس کے اثرات و

برکات انشاءاللہ قیامت تک جائیں گے۔سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **خیرکم من تعلم القرآن و علمہ**...... حاصل یہ ہے کہ تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن پڑھے اور پڑھائے۔قرآن وحدیث پڑھنے پڑھانے سے بڑھ کر کوئی نیکی نہیں۔زندگی میں جہاں آپ نے مخلوقِ خدا کی دوسری مادی ضروریات اور مختلف کام کاج کیئے وہاں اب ان کی دینی ضرورت بھی پوری کریں تاکہ مالکِ ارض وسماء کے ہاں حاضری کے وقت سرخرو ہوں۔وقت بہت گزر گیا ہے مزید تاخیر مفید نہیں ہوگی۔زندگی کا بہت وقت گزر گیا اور بہت کم وقت باقی ہے۔جسمانی قوت صحت مضمحل یہ ضعف اور کمزوری عزائم اور نیک ارادوں کو متاثر کرتی ہے۔اپنے گھر والوں کو بھی اپنا ہمنوا بنا کر اس کارِخیر کی ابتداء کریں انجام خدا تعالیٰ کے سپرد کریں۔انشاءاللہ تعالیٰ کامیابی ہوگی۔

آخری گزارش:

اعمال کا مدار نیات پر ہے۔صحتِ نیت اور حسنِ نیت اعمال کی مقبولیت اور معرفتِ الٰہی میں نکھار پیدا کرتا ہے۔فقیر کے نزدیک دینی مدرسہ کی بنیاد رکھنے والوں کیلئے اللہ پاک کی رضا اور اخلاص اپنے پورے مفہوم کے ساتھ بنیادی شرط ہے۔اس میں بال کی کھال کے برابر بھی فرق ہوا تو پورا عمل ضائع ہوکر عمل کرنے والے کو اللہ پاک کے ہاں الٹا مسئول بنادے گا۔اس کو ہر حال ملحوظ رکھا جانا چاہیے۔علاوہ ازیں عمل میں مقبولیت استدعا کے بعد اجر وثواب کے بارے میں تین چیزیں پیش نظر رہیں تو انشاءاللہ آخرت کی نجات اور فلاح یقینی ہوگی۔

الف......والدین کے ایصالِ ثواب کی نیت

ب......حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات عالی کا ہم پر حق ہے ان کے ایصالِ ثواب کی نیت

ج......اور یہ بھی ذہن میں رہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ پاک نے اتنا نوازا ہے کہ مخلوق سے بے نیاز کر دیا ہے۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک کیلئے ایصالِ ثواب کی نیت حضرت والا کے درجات کی بلندی کیلئے ہونی چاہیے۔مزید یہ کہ امت چونکہ حضرت والا کے لاتعداد احسانات کے سبب نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقروض ہے لہٰذا آپ کیلئے ایصالِ ثواب کی نیت بطور اظہارِ تشکر کی بھی ہونی چاہیے۔اس کے ساتھ ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پوری امت سیدنا صدیق اکبرؓ سے لیکر آخری مسلمان تک مرد، عورت، بچہ، بچی، زندہ، مردہ تمام کے تمام کیلئے ایصالِ ثواب کی نیت سے قرآن وحدیث کا مدرسہ قائم کیا جائے۔☆☆